بسم اللہ الرحمن الرحیم

الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ الْأَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ أَجْمَعِیْن، أَمَّا بَعْدُ:

085: شفاعت کا بیان (حصہ دوم)

العقیدۃ الواسطیۃ لشیخ الاسلام الامام ابو العباس احمد ابن تیمیہ رحمہ اللہ، شرح فضیلۃ الشیخ العلامہ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ۔

اور ہم پہنچے تھے پچھلے درس میں شفاعت کے بیان پر اور ہم رُکے تھے شیخ الاسلام رحمہ اللہ کے اس جملے پر: "وأما الشفاعة الثانية؛ فيشفع في أهل الجنة أن يدخلوا الجنة" (جو دوسری شفاعت ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ اہل جنت کے لیے شفاعت کریں گے کہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں)۔

شفاعت کا تعلق آخرت پر ایمان سے جوڑ دیا بعض علماء نے ان میں سے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے بھی اسی طریقے کو اپنایا ہے کیونکہ اگر آپ دیکھیں جو سب سے بڑی شفاعت ہے "شفاعت العظمیٰ" اس کا ذکر ہم پچھلے درس میں کر چکے ہیں جب تک وہ شفاعت نہیں ہوگی تو حساب شروع نہیں ہوگا، تو اس مناسبت سے شفاعت کا جو تعلق ہے وہ آخرت پر ایمان سے ہی ہے اور یہ حسن تصنیف میں سے ہے شیخ الاسلام رحمہ اللہ کی۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ جب جنتی جو ہیں وہ پُل صراط پار کر لیں گے اور انہیں ایک اور پُل پر کھڑا کر دیا جائے گا قنطرۃ پر کھڑا کر دیا جائے گا اور ایک دوسرے سے بدلہ لیا جائے گا، اور یہ قصاص وہ نہیں ہے جو قیامت کے دن ہوگا (یعنی حساب کے وقت) یہ خاص ہے اللہ تعالیٰ دلوں کو پاک کر دے گا اس قصاص سے اور جو بھی کچھ دلوں کے اندر کچھ بغض اور کینہ باقی ہے وہ بھی سب ختم ہو جائے گا، پھر جب وہ صاف اور پاک ہو جائیں گے ان کو اجازت دی جائے گی کہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں لیکن جب وہ جنت کے دروازے پر پہنچیں گے تو بند پائیں گے اور جو دوزخی ہیں ان کے لیے جہنم کے دروازے کھلے ہوں گے لیکن جو جنتی ہیں ان کے لیے جنت کا دروازہ بند ہوگا اور نہیں کھلے گا جب تک کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفاعت نہ کریں۔

اور جب اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفاعت کریں گے تو جنتی جو ہے وہ جنت میں داخل ہوگا اپنے عمل کی نسبت کے اعتبار سے کیونکہ جنت کے مختلف دروازے ہیں اور ہر دروازہ جو ہے جنت کا اسے کسی عمل کے ساتھ جوڑ دیا گیا ہے تو جو

شخص جس عمل کا زیادہ اہتمام کیا کرتا تھا اس میں زیادہ جد وجہد کرتا تھا تو اسی دروازے سے داخل کر دیا جائے گا، اور کچھ ایسے مسلمان بھی ہوں گے جو تمام دروازوں سے داخل ہوں گے۔

اور اس شفاعت کا اشارہ قرآن مجید میں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جنتیوں کے تعلق سے: ﴿حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا﴾ (الزمر:73): اور اس میں دلالت ہے کہ کوئی چیز ہو گی جو ان جنتیوں کے اور دروازوں کے بیچ میں ہو گی (یعنی جب جنتی جنت کے دروازے پر پہنچیں گے تو پھر کوئی اور چیز ایک حد فاصل ہو گی یا کوئی رکاوٹ ہو گی جو جنتیوں کو جنت میں داخل ہونے سے روکے گی اور وہ ہے شفاعت اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی)۔

اور یہ صریح ہے جیسا کہ صحیح مسلم کی حدیث میں آیا ہے سیدنا حذیفہ اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع کرے گا یعنی قیامت کے دن اور جنت ان کے قریب کر دی جائے گی (یعنی جنت میں داخل نہیں ہو سکیں گے) پھر وہ جائیں گے سیدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام کے پاس اور کہیں گے اے ہمارے باپ! ہمارے لیے جنت کا دروازہ کھولنے کی شفاعت کریں اللہ تعالیٰ سے"۔

اور لمبی حدیث ہے اور حدیث کے آخری حصے میں ہے کہ پھر وہ آئیں گے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور عرض کریں گے کہ ہمارے لیے جنت کا دروازہ کھولنے کی اللہ تعالیٰ سے سفارش کریں شفاعت کریں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھیں گے اور سفارش کریں گے اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اجازت دی جائے گی (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کے بعد جنت کا دروازہ کھلے گا)۔

یہ پچھلے بھی درس میں گزر چکا ہے یہ جو ہم دونوں شفاعت کا ذکر کر رہے ہیں ایک تو شفاعت عظمیٰ جو ہے حساب کے لیے اور دوسری شفاعت جنت میں داخل ہونے کے لیے، شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے صرف مراجعہ کے لیے یاددہانی کے لیے دوبارہ اس کا ذکر کیا ہے۔

پھر شیخ الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اور یہ دو شفاعات ہیں جو دو خاص ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے (یعنی پہلی شفاعت شفاعت العظمیٰ حساب کی شفاعت جو ہے اور دوسری جنت میں داخل ہونے کی شفاعت یہ دونوں خاص ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے) اور خاص اس لیے ہیں کیونکہ تمام انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام جن کا ذکر ہوا ہے ان احادیث میں وہ سب معذرت کر لیں گے اور یہ شفاعت نہیں کر پائیں گے۔

یعنی جن اولوالعزم رُسُل کا ذکر ہوا ہے ان احادیث میں جو پہلے گزر چکی ہیں تو جب وہ معذرت کرلیں گے ان دو شفاعتوں سے اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ دو شفاعتیں خاص ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک تیسری اور شفاعت بھی ہے جو خاص ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے اور وہ کسی اور کے لیے نہیں ہے اور یہ شفاعت جو ہے وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چاچا جو ہیں ابو طالب کے لیے شفاعت ہے۔

جیسا کہ صحیح بخاری اور مسلم کی صحیح حدیث میں آیا ہے کہ جب ان کی وفات کفر پر ہوئی تو اللہ تعالیٰ کے لیے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف اتنی شفاعت کر پائیں گے کہ سب سے کم عذاب ابو طالب کو ملے گا (اور مزید تفصیل ابھی مختصر سی آگے بیان ہوگی ان شاءاللہ)۔

پھر شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چاچا جو ہیں ان کے تعلق سے بڑی پیاری مختصرا اگر آپ یاد کریں بڑی پیاری ایک مختصر سی تفصیل ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے لیے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو چاچا ہیں وہ دَس ہیں (شیخ صاحب فرماتے ہیں) ان میں سے جو اسلام میں داخل ہوئے یعنی جنہوں نے اسلام کے وقت کو پایا وہ چار ہیں (اسلام میں داخل نہیں ہوئے لیکن اسلام کے وقت کو پایا ہے یعنی بعثت جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہوئی تو ان میں سے چار زندہ تھے باقی وفات پا چکے تھے موجود نہیں تھے)۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہوئی تو چار چاچا زندہ تھے اس وقت اُن میں سے دو اپنے کفر پر باقی رہے اور دو نے اسلام قبول کیا؛ جو دو کافر رہے یا کفر پر رہے ایک تو ابو لہب تھے اور اس نے اللہ تعالیٰ کے لیے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت ہی بد سلوکی کی تکلیفیں پہنچائیں اور اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے لیے اور اس کی بیوی پر ایک مکمل سورۃ نازل فرمائی ہے کونسی سورۃ ہے؟ سورۃ المسد (لہب بھی کہتے ہیں مسد بھی کہتے ہیں)۔

دوسرا چاچا جو کافر تھے ابو طالب اور انہوں نے اچھا سلوک کیا اللہ تعالیٰ کے لیے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اور بہت ہی بڑا احسان کیا جو بہت ہی معروف اور مشہور ہے، اور یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت تھی کہ اپنے کفر پر باقی رہتے۔

یعنی ابو طالب کا کفر پر رہنے سے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت ہی فائدہ ہوا وہ کیسے؟

شیخ صاحب فرماتے ہیں:

جو دفاع انہوں نے کیا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مشرکین کی اذیت سے اور اُن کا ساتھ دیا کیونکہ ان کی ایک خاص جگہ تھی مشرکین کے دلوں میں اور اُس معاشرے میں، اُن کے سرداروں میں سے تھے اور ان کی بات کو لوگ سنتے تھے ان کا اثر ورسوخ تھا تو اپنے اس اثر ورسوخ کو استعمال کرتے ہوئے انہوں نے دفاع کیا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا، اگر اسلام میں داخل ہو جاتے یہ دیکھیں اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے جبکہ مجبور نہیں تھا اللہ نے مجبور نہیں کیا تھا کہ اسلام میں داخل نہ ہو بلکہ آخری وقت تک بھی (معروف قصہ ہے صحیح بخاری کی حدیث میں آیا ہے) ایک طرف تو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دوسری طرف ابو جہل اور اس کا ساتھی کھڑا ہے اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک گزارش کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ کہہ دیجیے "لا إلہ إلا اللہ" میرے پاس حجت تو ہو اللہ تعالیٰ کے ہاں (یعنی سفارش تو ہو سکے حجت تو ہو کوئی)۔

تو ابو طالب نے دیکھا پھر اپنے ساتھ ابو جہل کی طرف دیکھا آخری الفاظ کیا تھے؟"عَلَى مِلَّةِ عبدِ الْمُطَّلِبِ"۔

عبد المطلب کون ہیں؟ان کے والد ہیں۔ باپ دادا کا دین کیا تھا قریش کا؟شرک تھا۔ یہ تین سو ساٹھ (360) بُت جو تھے کعبہ کے ارد گرد یہ کہاں سے آئے؟ کس کی اجازت سے کس نے رکھے ہوئے تھے؟ یہ شرک کون کرتا تھا؟(سبحان اللہ) یہ کسی سے چھپی ہوئی بات نہیں ہے! کیونکہ بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں: "کہ دیکھیں یہ وہابی جو ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باپ دادا کو بھی کافر کہتے ہیں مشرک کہتے ہیں": (سبحان اللہ)۔

اور احادیث کہتے ہیں: "کہ اِن لوگوں نے گھڑی ہوئی ہے حدیثیں صحیح بخاری کی حدیث نہیں مانتے ہم، صحیح مسلم کی حدیث نہیں مانتے، متفق علیہ حدیث تمہارے لیے ہوگی": (سبحان اللہ)۔

عجیب سی بات ہے!

اچھا یہ چھوڑیں جو تین سو ساٹھ (360) بُت تھے کعبہ کے ارد گرد اس کو بھی جھٹلاتے ہو کیا کوئی بُت نہیں تھے؟!

یعنی آپ لوگوں کا یہ کہنا کہ جو احادیث ہیں صحیح بخاری کی حدیث میں آیا ہے ابو طالب کا نام نہیں ہے کہ سب سے کم عذاب ہوگا لیکن صحیح مسلم کی حدیث میں نام ہے ابو طالب کا!

کہتے ہیں: "یہ حدیثیں لوگوں نے گھڑی ہوئی ہیں جو آل بیت سے بغض رکھتے ہیں انہوں نے گھڑی ہوئی ہیں" (سبحان اللہ)۔ اچھا جو تین سو ساٹھ (360) بُت تھے؟!

دیکھیں فتح مکہ کب ہوا؟ سن 8 ہجری میں ہوا۔ یہ 8 ہجری میں جو ہوا اس سے پہلے کیا تھا یہ بُت کب توڑے گئے؟ فتح مکہ کے موقع پر نا! تو کس کی اجازت سے بُت موجود تھے سردار کون تھا؟ جب بعثت ہوئی تھی اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے زیادہ مخالفت کس نے کی؟ ابو لہب نے۔ ابو لہب کیوں مخالفت کرتا تھا؟

جب لوگ طواف کے لیے آتے تھے حج اور عمرے کے لیے یعنی مشرکین بھی طواف کرتے کہ نہیں کرتے؟ اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے؟ سیٹیاں بجاتے تالیاں بجاتے!

اور برہنہ بدن ہوتا تھا طواف مرد وزن کا سب کا سوائے اُن لوگوں کے جن کو کپڑوں کی عزت جو ہے صرف قریش بخشے، قریش کسی کو کپڑے دینا چاہیں تو اس کی عزت ہو کپڑوں کے ساتھ وہ طواف کرے گا ورنہ اُن کے علاوہ اگر کسی کو نہ دیں تو اللہ کے گھر کا طواف بھی لوگ برہنہ بدن کرتے تھے! دیکھیں عبادت کیا تھی؟!

اللہ تعالیٰ کا گھر ہے تین سو ساٹھ (360) بُت ہیں! سوچیں چار بُت ہوتے تو کیا تھا پانچ ہوتے تو! سو کی بات نہیں کر رہے ہم تین سو ساٹھ (360) بُت یعنی کتنے ہوں گے؟! اور لوگ جو طواف کرتے تھے بُتوں کا طواف بھی ساتھ ہوتا تھا! اللہ تعالیٰ کی عبادت میں شرک اسے کہتے ہیں (سبحان اللہ)۔

وہ کہتے ہیں کہ یہ جو آل بیت سے بغض رکھتے ہیں انہوں نے حدیثیں گھڑی ہیں (إنّاللہ وإنا إلیہ راجعون)؛ یعنی اِن لوگوں کی جیسے کہتے ہیں کہ مَت ماری گئی ہے اِن کی عقل بھی کام نہیں کرتی!

الغرض، تو آخری الفاظ تھے ''عَلَى مِلَّةِ عبدِ المُطَّلِبِ''؛ یہ آخری الفاظ تھے اور شرک پر وفات ہوئی! تو اللہ تعالیٰ کی حکمت تھی ابو طالب کا شرک پر رہنا اور کفر پر رہنے سے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کی ہے مشرکوں کی اذیت سے، وہ اذیت کرتے تھے! آپ دیکھیں کہ ابو طالب کے ہوتے ہوئے جو اذیت تھی اُن کی وفات کے بعد کتنی زیادہ اذیت ہوئی فرق دیکھا ہے آپ نے؟ پروٹیکٹ (Protect) کرتے تھے آگے ہوتے تھے یہاں تک کہ شعب ابو طالب میں اُن کا جو ایک محاصرہ کر دیا تھا اور ہر چیز بند کر دی تھی جیسے قرنطین (Quarantine) کہتے ہیں اس طریقے سے کیا گیا تھا تو اس میں مشرکین بھی ساتھ تھے ابو طالب بھی ساتھ تھا اس بھوک میں اور اس تکلیف میں۔

تو شیخ صاحب فرماتے ہیں (شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ): کہ یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ اپنے کفر پر باقی رہا ابو طالب جو ہے اور ان کے کفر پر رہنے سے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دفاع ہوتا رہا۔

یہ دو چاچا تھے جو کفر پر باقی رہے اور باقی جو دو چاچا ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو اسلام میں داخل ہوئے اور مسلمان ہوئے سیدنا عباس اور سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہم، اور سیدنا حمزہ جو ہیں سیدنا عباس سے زیادہ افضل ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کو اسد اللہ کا لقب دیا ہے ("اسد اللہ "اللہ تعالیٰ کا شیر) اور جنگ اُحد میں شہید ہوئے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں لقب دیا سید الشہداء کا۔

دیکھیں کتنا عظیم شرف ہے کہ زندگی میں "اسد اللہ"، وفات کے بعد سید الشہداء:

﴿ذٰلِكَ فَضۡلُ اللّٰهِ يُؤۡتِيۡهِ مَنۡ يَّشَآءُ﴾(الجمعة:4): (سبحان اللہ) اسے کہتے ہیں عزت۔

شرف اگر کوئی پانا چاہتا ہے دنیا میں اور آخرت میں تو اس سے بڑھ کر کیا خوشخبری ہوگی انسان کے لیے؟! اور یہ پیارے نام اور لقب کون دینے والے ہیں؟ سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

دیکھیں آپ کی تعریف اگر کوئی شخص کرتا ہے تو آپ کو خوشی ہوتی ہے؛ ایک عام شخص کرتا ہے تعریف ہوئی ہے، اگر کوئی بڑا کرتا ہے تو خوشی اس سے بڑی ہوتی ہے، اگر سب سے بڑا کرتا ہے تو خوشی سب سے بڑی ہوتی ہے؛ اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کون بہتر ہوگا اور کون بڑا ہوگا!

یعنی جن صحابہ کے نام لیے ہیں دَس صحابہ: ابو بکر جنت میں ہے، عمر جنت میں ہے، عثمان جنت میں ہے، علی جنت میں ہے (دَس کے نام لیے ہیں) اور جب وہ سنتے ہوں گے کتنی خوشی ہوگی!

اور سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ جب یہ سنتے ہوں گے اسد اللہ آرہا ہے (اللہ تعالیٰ کا شیر) یعنی کتنی حوصلہ افزائی بھی ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے اور اُن کی جو عزت ہے جو اُن کا ایک مقام ہے دین اسلام میں وہ بھی سامنے آجاتا ہے۔

پھر شیخ صاحب فرماتے ہیں (شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ): ابو طالب جو ہے اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہے اپنے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ شفاعت کریں جبکہ کافر تھے اور یہ خاص ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کیونکہ اصل جو اس معاملے میں قاعدہ ہے وہ یہ ہے: ﴿فَمَا تَنۡفَعُهُمۡ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيۡنَ﴾ (کہ کافروں کو شفاعت کرنے والوں کی کوئی شفاعت کام نہ آئے گی نہ فائدہ دے گی) (المدثر:48)؛ لیکن اس شفاعت سے یا یہ شفاعت ابو طالب کو جہنم سے خارج نہیں

کرے گی لیکن جہنم کے ایک حصے میں رکھ دیئے جائیں گے (ضحضاح کہتے ہیں اوپر والے حصے کو) اور آگ جو ہے اُن کے جو قدم ہیں ٹخنے ہیں وہاں تک پہنچے گی اور اس آگ کی گرمی سے اُن کا دماغ اُبل جائے گا۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جیسا کہ متفق علیہ حدیث میں آیا ہے: "وَلَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ" (اگر میں نہ ہوتا (تو ابو طالب جو ہے یعنی دیکھیں اس حدیث میں نام نہیں ہے) تو جہنم کی "الدَّرْكِ الأَسْفَلِ" جو سب سے گہری تہہ ہے جہنم کی وہاں پر ہوتا)؛ اور صحیح مسلم کی روایت میں نام بھی ہے۔

اور اس حدیث کے راوی جو ہیں سیدنا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ ہیں اپنے بھائی کے تعلق سے کہہ رہے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا ہے۔

یعنی ان روافض کی عجب بات یہ ہے وہ یہ کہتے ہیں "کہ اُن کے جو امام ہیں معصوم ہیں اگر امام کوئی بات بھی کرے تو وہ دین ہو جاتی ہے!"۔

یعنی جب ہم کوئی حدیث بیان کرتے ہیں تو سنداً ہم بیان کرتے ہیں اُن کے نزدیک سند کی کوئی اہمیت نہیں ہے اور سب سے کمزور احادیث کے اعتبار سے جو گروہ ہیں وہ ہیں روافض کے کیونکہ کوئی سند ہی نہیں ہے! اور اس سے عجیب بات یہ ہے وہ کہتے ہیں کہ جب ہمارے بارہ اماموں میں سے کوئی امام یہ کہہ دے "قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم" تو ہم فوراً مان لیتے ہیں!

بھئی اُس نے کوئی ملاقات تو نہیں کی ہے! امام باقر اگر کہتا ہے "اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" تو اُن کے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیچ میں تو کافی عرصہ ہے اور فاصلہ ہے! کہتے ہیں کہ نہیں امام معصوم ہے کہہ دیا تو بس بات ختم ہے! بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی کہہ سکتا ہے وہ آپ تو حدیث کی بات کرتے ہیں اگر وہ کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے تو ہم مان لیں گے وہ!

اِن کی عقلیں دیکھیں ذرا: چلو آپ کا امام معصوم ہے آپ کے نزدیک جس نے امام کے اس قول کو نقل کیا ہے کیا وہ بھی معصوم ہے؟! کسی کتاب میں ہو گا بتائیں نا آپ لوگ۔

کیا وہ کتاب والا جس نے لکھا ہے وہ بھی معصوم ہے اس سے یہ لازم آتا ہے کہ نہیں؟!

اس کا مطلب ہے کہ جس نے کتاب لکھی ہے وہ معصوم ہے جس نے کتاب لکھی ہے اگر کسی اور سے اُس نے سنا ہے وہ بھی معصوم ہے تو کس کس کو معصوم بنائیں گے آپ؟!

یعنی آپ خود دیکھیں جب انہوں نے طعن کیا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم پر "الجزاء من جنس العمل" جب انہوں نے پوری سند کو ردّ کر دیا ہے اور ثقات کی سند کو کہتے ہیں صحیح بخاری میں کیا سند ہے ہم نہیں مانتے! جب پوری سند کو اڑا دیا ہے تو پھر یہی ہونا تھا کہ بغیر سند کے ماننا تھا، بلکہ قرآن مجید پر (نعوذ باللہ) اس کو فوقیت دیتے ہیں؛ امام کا قول معصوم ہے تو ٹھیک ہے!

اصول کافی میں اُن کی ایک روایت ہے: "کہ جو قرآن موجود ہے یہ مصحف حفصہ ہے اصل قرآن جو ہے وہ مصحف فاطمہ تھا جو اس سے تین گنا زیادہ ہے اور اِس میں سے ایک حرف بھی نہیں ہے اِس قرآن کا اگر عربی میں ہوتا تو ایک دو حرف تو مل جاتے نا، تو عربی تو تھا نہیں وہ کسی اور زبان میں تھا"۔

جو قرآن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا وہ کس زبان میں تھا؟ عربی میں۔ تو ثابت ہے کہ وہ اپنا قرآن تو کوئی اور مانتے ہیں عجب ہے کہ نہیں؟! بلکہ اسی اصول کافی میں ہے کہ گدھے کی روایت کو بھی مانتے ہیں! گدھا روایت کر رہا ہے اس کو بھی مان لیا ہے! سزا ہے کہ نہیں؟!

جب صحابہ پر طعن کیا اور کہا کہ مرتد ہو گئے (نعوذ باللہ) اور پوری سند کو اڑا دیا کہ سند کسی کو بھی نہیں مانتے، یہ تمہارے اہل سنت کے جو ثقات ہیں نہیں مانتے ہم (اصول کافی میں ہے ان کی جو سب سے معتبر کتاب ہے باقی اس پر بات کروں گا میں ان شاء اللہ) اب یہ لوگ جب طعن کرتے ہیں اور یہ باتیں کرتے ہیں، میں یہ بات اس لیے کر رہا ہوں کہ یہ کہتے ہیں کہ ابو طالب آپ کو نظر آیا ہے! ابو طالب تو اُن کے نزدیک بہت بڑے امام ہیں۔

وہ کہتے ہیں کہ صحیح مسلم میں جو احادیث ہیں صحیح بخاری میں جو ہیں ہم نہیں مانتے: میں کہہ رہا ہوں کہ جب حدیث کو چھوڑا ہے اور صحابہ پر کفر کے فتوے لگائے ہیں کہ یہ مرتد ہیں (نعوذ باللہ) تو پھر دیکھیں کس طریقے سے ان لوگوں نے "آیت اللہ": دیکھیں لقب دیکھیں ان کے بڑے بڑے علماء، پتہ نہیں شیخ الاسلام پتہ نہیں کون کون سے لقب ہیں اور کہاں سے مار کھا گئے!

اگر آپ کسی بچے سے کہیں وہ بھی ہنسے گا کہے گا کیا ہے یہ؟! بھئی اُن کے نزدیک بہت بڑا دین ہے دین کی اساس ہی یہی ہے (نعوذ باللہ)۔

الغرض؛ اور یہ جو (شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں) سفارش ہے سفارش شعب ابو طالب کی شفاعت اس حد تک کہ سب سے کم عذاب ہوگا جہنم میں یہ اُن کی شخصیت کی وجہ سے نہیں تھا کہ اُن کی شخصیت ایسی تھی بلکہ جو دفاع کیا تھا اللہ تعالیٰ کے پیارے

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کا اُس دفاع کی وجہ سے جو ہے اُن پر عذاب کی تخفیف کی گئی ہے۔

یہ تین شفاعتیں ہیں جو خاص ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے۔

پھر شیخ صاحب فرماتے ہیں (شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ) شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا یہ جملہ: "جو تیسری شفاعت ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفاعت کریں گے اُن لوگوں کے لیے جو جہنم کے مستحق ہو جائیں گے (یعنی وہ جہنم میں داخل نہ ہوں) اور یہ شفاعت جو ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے بھی ہے اور تمام انبیاء، صدیقین وغیرہ کے لیے بھی ہے، جو لوگ جہنم کے مستحق ہو جائیں گے شفاعت ہو گی کہ وہ جہنم میں داخل نہ ہوں اور جو داخل ہو جائیں گے اُن کے لیے ایک اور شفاعت ہو گی کہ وہ جہنم سے باہر نکل جائیں گے اور اُن کو وہاں سے خارج کر دیا جائے"۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس شفاعت میں ان لوگوں کا ذکر ہے جو گناہگار مسلمان ہیں ''عصاة المؤمنين'' (گناہگار مومن جو ہیں) اور اس کی دو صورتیں ہیں: (۱) پہلی صورت یہ ہے جو جہنم کے مستحق ہو جاتے ہیں کہ جہنم میں داخل نہ ہوں۔ (۲) اور دوسرا جو داخل ہو چکے ہیں وہ اُس سے نکال دیئے جائیں۔

یہ بات کہ جو جہنم میں داخل ہو جاتے ہیں شفاعت سے اُن کو وہاں سے نکالا جائے گا اس کے لیے بہت ساری احادیث ہیں جو متواتر احادیث ہیں، اور جو جہنم کے مستحق ہو جاتے ہیں اُن کے لیے شفاعت کہ وہ جہنم میں داخل نہ ہوں وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس دعا سے یہ دلیل ملتی ہے یا دلیل لی جا سکتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مومنوں کے لیے دعا کی مغفرت کی اور رحمت کی اُن کے جنازے پر (یعنی جو نماز جنازہ پڑھتے ہیں تو نماز جنازہ میں دعا ہوتی ہے اور اس دعا سے سفارش ہوتی ہے) کیونکہ اس کے لازم میں سے یہ ہے کہ وہ جہنم میں داخل نہ ہوں۔

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی کا جنازہ پڑھتے ہیں اس میں دعا کرتے ہیں اس میت کے لیے تو اس دعا سے لازم یہ ہے کہ وہ جہنم میں داخل نہ ہوں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: ''اللَّهُمَّ اغْفِرْ لأَبِي سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّينَ ... إلي آخر الحديث'': صحیح مسلم کی حدیث میں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا ابو سلمہ کے لیے دعا کی جو وفات پا گئے تو اس دعا سے یہی پتہ چلتا ہے کہ جہنم کے عذاب سے اُن کو بچا دیا جائے گا، یعنی یہ بھی ایک دعا اور سفارش ہے۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں: اور یہ سب کے لیے ہے اگر کوئی اور شخص بھی وفات پالیتا ہے اور مسلمان اس شخص کی نماز جنازہ پڑھتے ہیں تو اس نماز جنازہ میں جو دعا کی جاتی ہے تو اس کا اصل مقصد یہی ہے کہ اس شخص کو اس میت کو جہنم کے عذاب سے بچا دیا جائے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے (دنیا کی شفاعت کے تعلق سے ہم بات کر رہے ہیں): "کہ جب کوئی مسلمان شخص مر جاتا ہے اور اس کے جنازے پر چالیس لوگ نماز جنازہ پڑھتے ہیں جنہوں نے کبھی شرک نہیں کیا (یعنی اللہ تعالیٰ کے کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا) اِلَّا یہ کہ اللہ تعالیٰ اُن کی شفاعت قبول کرے گا"؛ یہ صحیح مسلم کی حدیث ہے۔

تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ جو لوگ جہنم کے مستحق ہو جائیں گے اُن کو جہنم میں جانے سے شفاعت سے روک دیا جائے گا اور وہ جہنم میں داخل نہیں ہوں گے۔

پھر شیخ صاحب فرماتے ہیں (شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ): اور یہ جو شفاعت ہے (یعنی شفاعت عمومی طور پر) اس کا انکار کرتے ہیں اہل بدعت میں سے دو قسم کے گروہ جو ہیں؛ دو گروہ جو ہیں بدعتی وہ شفاعت کے منکر ہیں، پہلا گروہ ہے معتزلہ دوسرا ہے خوارج؛ معتزلہ اور خوارج کا مذہب یا عقیدہ یہ ہے کہ جو کبیرہ گناہ کا مرتکب ہے مسلمانوں میں سے وہ ہمیشہ جہنم کی آگ میں سزا پائے گا، اُن کے نزدیک جو شخص زنا کرتا ہے وہ بالکل ویسا ہے جیسا کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہے یا شرک کرتا ہے اُس کی شفاعت کوئی کام نہ آئے گی اور اللہ تعالیٰ کسی کو اُس کی شفاعت کی اجازت نہیں دیں گے۔

پھر شیخ صاحب فرماتے ہیں: کہ اُن کا یہ قول جو ہے مردود ہے اور جو تواتر سے احادیث اور دلائل موجود ہیں وہ اس باطل قول کا ردّ کرنے کے لیے کافی ہیں۔

پھر شیخ الاسلام رحمہ اللہ کا یہ جملہ جو ہے "کہ یہ جو شفاعت ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے بھی ہے اور تمام انبیاء اور صدیقین وغیرہ کے لیے بھی ہے": یعنی دونوں قسم کی شفاعات کہ جو جہنم کے حقدار ہو گئے ہیں وہ اس میں داخل نہ ہوں اور جو داخل ہو گئے ہیں وہ اس میں سے نکال دیئے جائیں یعنی یہ خاص نہیں ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے، یہ آپ صلی سللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے بھی ہے اور دیگر انبیاء، صدیقین وغیرہ کے لیے بھی ہے؛ یعنی جو انبیاء ہیں وہ اپنی امت میں سے اُن لوگوں کی شفاعت کریں گے جو نافرمان تھے، اور جو صدیقین ہیں وہ اپنے رشتے دار وغیرہ جو دوست

احباب ہیں مومنوں میں سے اُن کی شفاعت کریں گے ،اور ان کے علاوہ جو صالحین ہیں اُن کے لیے بھی ہے یہاں تک کہ ایک شخص جو ہے وہ اپنے گھر والوں کے لیے اپنے پڑوسیوں کے لیے یا ان کے علاوہ بھی یا اس طریقے سے اور لوگوں کے لیے بھی وہ شفاعت کرے گا(یعنی یہ جو شفاعت ہے یہ تمام مسلمانوں کے لیے مومنوں کے لیے ہے)۔

پھر شیخ الاسلام رحمہ اللہ کا یہ جملہ شفاعت کے تعلق سے جو آخری جملہ ہے: "اور اللہ تعالیٰ جہنم سے اُن لوگوں کو نکالے گا بغیر شفاعت کے صرف اپنے فضل اور رحمت سے"۔

بہت سارے لوگ ایسے بھی ہوں گے جن کی کوئی شفاعت نہیں کرے گا اور جہنم میں باقی رہیں گے تو اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے اور اپنی رحمت سے اپنے خاص انعام اور احسان سے ان مومنوں کو اور مسلمانوں کو جہنم سے نکال دے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت جو ہے وہ اللہ تعالیٰ کے غصے پر سبقت لے گئی ہے۔

انبیاء شفاعت کریں گے ، صالحین نیکوکار لوگ جو ہیں وہ شفاعت کریں گے، فرشتے شفاعت کریں گے ، ان کے علاوہ اور بھی شفاعت کریں گے یہاں تک کہ صرف اللہ تعالیٰ کی جو اَرحم الراحمین کی رحمت ہے باقی رہے گی تو بغیر شفاعت کے اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو جہنم سے نکال دے گا یہاں تک کہ اس کے بعد جہنم میں صرف وہی رہیں گے جو اصل جہنمی ہیں اور کوئی باقی اس میں نہیں رہے گا(یعنی مسلمانوں میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہے گا)۔

اور معروف قصہ ہے جو سب سے آخر میں جہنم سے نکلے گا (بڑا پیارا قصہ ہے اس پر کبھی الگ سے ایک درس ہونا چاہیے) الغرض؛ تو محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت سارے ایسے لوگ بھی ہوں گے جو جہنم سے نکال دیئے جائیں گے متفق علیہ حدیث میں آیا ہے (صحیح بخاری مسلم میں) سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یعنی حدیث قدسی میں: "کہ فرشتوں نے شفاعت کرلی ہے، اور انبیاء نے بھی شفاعت کرلی ہے، مومنوں نے بھی شفاعت کرلی ہے اور صرف اَرحم الراحمین کی رحمت باقی رہی ہے، تو اللہ تعالیٰ ایک مٹھی جہنم میں سے نکالے گا اور ایسی قوم کو جہنم سے نکالے گا جنھوں نے کبھی کوئی خیر یا کوئی نیک عمل کیا ہی نہیں تھا زندگی میں ''قَدْ عَادُوا حُمَمًا'' جو بالکل آگ کے انگارے کی طرح ہو چکے تھے اللہ تعالیٰ اُن کو نکال دے گا"۔

یعنی ایسے بدکار لوگ تھے مسلمان کفر پر نہیں مرے شرک پر نہیں مرے ورنہ کافر یا مشرک کی تو کوئی سفارش ہی نہیں ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے ایکسپشن (Exception) ایک ہے صرف استثنیٰ ابو طالب کا ہے کسی اور کا ہے نہیں، ابو طالب بھی جہنم

سے نکلے گا نہیں بلکہ صرف اس عذاب میں تخفیف ہو گی وہ اس لیے کیونکہ انہوں نے دفاع کیا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس حد تک جہنم سے نکلیں گے نہیں۔

جن کا ذکر اب ہو رہا ہے آپ سوچیں کتنے بدکار اور بدترین لوگ ہوں گے یہ! ابھی ہیں اس دنیا میں زندہ ہیں (اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے) پتہ نہیں کون لوگ ہوں گے کیسے ہوں گے!

بعض اوقات دیکھتے ہیں ہم کہ فلاں بندہ جو ہے مسلمان بھی ہے نماز بھی پڑھتا ہے لیکن اتنا شدید کرپٹ ہے کہ کوئی بُرائی چھوڑتا نہیں ہے (سبحان اللہ)؛ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے نکلے گا تو سہی بھئی جہنم سے ابھی تو مزے کر لیں نا، لوٹ مار ہے کرپشن ہے جو کرنا ہے کر لیں! (نعوذ باللہ)؛ آپ کو پتہ ہے کہ جب ایک سوئی چبھتی ہے دنیا میں کتنا درد ہوتا ہے؟!

اور دنیا کا درد سوئی نکلنے کے بعد تھوڑی دیر کے بعد ختم ہی ہو جاتا ہے، آپ کوئی دوائی لیتے ہیں پھر مرہم پٹی کرتے ہیں ختم ہی ہو جاتا ہے نا؟ سب سے شدید درد دنیا میں (اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے ہمیں اپنی حفظ وامان میں رکھے) ایک تو گردے کا درد ہوتا ہے پتھری کا درد اور اس سے بڑھ کر ہوتا ہے جب انسان جل جاتا ہے، اسکن جب جلتی ہے یہ سب سے زیادہ دردناک جیسے کہتے ہیں تکلیف ہوتی ہے!

اچھا یہ تکلیف بھی مرہم پٹی سے جلا ہوا حصہ ہے وہ بھی ختم ہو جاتا ہے دوائی سے تخفیف ہو جاتی ہے، انجکشن درد کا لگاتے ہیں وہ کم پڑ جاتا ہے، پتھری کا درد بھی انجکشن سے دوائی سے ختم ہی ہو جاتا ہے؛ میں اس لیے کہہ رہا ہوں کہ جب مریض آتے ہیں میں نے مرد کو روتے ہوئے دیکھا ہے، دھاڑیں مارتے ہوئے مرد کو روتے ہوئے دیکھا ہے میں نے پتھری کے درد سے گردے کی پتھری سے اتنا شدید درد ہوتا ہے (اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے)! جہنم کی جو تکلیف ہے ایک تو وہ جائے گی نہیں درد شدید ہو گا۔

آپ اندازہ نہیں لگا سکتے کہ یہ حدیث ہی کافی ہے اُن لوگوں کے لیے جو یہ سوچ رکھتے ہیں "کہ ہم مسلمان ہی کافی ہیں شرک نہ کریں کفر نہ کریں باقی سب بُرائی کریں آخر میں نکال لیے جائیں گے" تو ایک یہ چھوٹا سا پیغام سن لیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا میں ایسا انسان جس کو کبھی کوئی تکلیف ہوئی نہیں ہے (کوئی تکلیف سوچیں آپ کوئی تکلیف کبھی نہیں ہوئی!) اس کو جہنم میں ایک ڈبکی لگائی جائے گی"۔ (یعنی ہو گا اہل النار میں سے یہ نہیں کہ کسی جنتی کو ڈبکی لگائیں گے نہیں! یعنی اس کا حساب ہو گیا ہے اب وہ جہنمی ہو گیا ہے، دنیا میں اس نے کبھی کوئی تکلیف دیکھی نہیں ہر آسائش جیسے یہ کہتا ہے کہ کرپشن کرو جو بھی کرو کرتے رہو بس کفر اور شرک نہ کرو باقی خیر ہے؛ باقی خیر نہیں ہے!)۔

ایک ڈبکی جہنم میں دی جائے گی بس پھر نکال لیا جائے گا اور پوچھا جائے گا؛ اے میرے بندے! کبھی تمہیں کوئی خیر پہنچا؟ وہ قسم کھا کر کہے گا اللہ تعالیٰ مجھے پتہ ہی نہیں کہ خیر ہوتا کیا ہے یا اچھائی ہوتی کیا ہے بھلائی ہوتی کیا ہے نعمتیں کیا ہوتی ہیں! یہ آسائشیں ساری ایک جھٹکا صرف سب ختم برداشت نہیں کر پائے گا!

اور جو سب سے آخر میں اس طریقے سے "عَادُوا حُمَمًا" جو انگارے بن جائیں گے! پتہ ہے انگارہ یعنی انسان کا انگارہ جلتا ہوا انگارہ! وہ پتہ نہیں کتنے عرصے تک جہنم میں پڑے رہیں گے (نعوذ باللہ) کوئی شفاعت کے لائق نہیں ہوگا کوئی شفاعت نہیں کرے گا ان کی آخر وقت تک پڑے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جس نے کفر اور شرک نہیں کیا وہ جہنم میں ہمیشہ کے لیے نہیں رہے گا اس کے عذاب کا بھی خاتمہ ہوگا؛ لیکن کیا عذاب برداشت ہو سکتا ہے؟ نہیں واللہ! نہیں ہو سکتا کبھی۔

اس لیے یہ شیطان کا بہکاوا ہے اس سے نکلیں اور توبہ کریں وقت ہے توبہ کا ابھی اور اللہ تعالیٰ اَرحم الراحمین ہے توبہ کا دروازہ ابھی کھلا ہے اس سے پہلے کہ دروازہ بند ہو جائے اور جب روح حلقوم تک (حلق تک) پہنچے گی دروازہ بند ہو جاتا ہے توبہ کا پھر واپسی کا راستہ بھی نہیں ہے پھر سامنے جو کچھ کر چکے ہیں جو اعمال ہیں جو کہا ہے جو کیا ہے کرپشن ہے، اچھائی ہے، بھلائی ہے بُرائی ہے جو بھی ہے اس کے ہم جوابدہ ہیں ابھی وقت ہے سوچنے کا۔

تو بڑی یعنی عظیم حدیث ہے اور واللہ! ان کے لیے عبرت ہے جو عبرت حاصل کرنا چاہتے ہیں کہ آپ سوچیں ایسے لوگ جنہوں نے کبھی کوئی خیر عمل کیا نہیں ہے کیا ایسے مسلمان ہو سکتے ہیں کیا؟! ہیں مسلمان ہی یہ دیکھیں! (سبحان اللہ)۔

ایک شخص کہہ رہا تھا کہ یہ کیسے لوگ ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اٹھاتا کیوں نہیں ہے جو اتنی بڑی کرپشن کرتے ہیں؟

اللہ چاہے تو اٹھالے اور مسلمانوں کو اور جو بے چارے تکلیف میں لوگ ہیں ان کو اس عذاب سے چھٹکارا حاصل ہو جائے؛ میں نے کہا فرعون کیا کرتا تھا؟ یعنی ان کی کرپشن اور عذاب جو انہوں نے مسلط کیا ہوا ہے لوگوں پر ان کو دیکھیں آپ ایک طرف، اور فرعون کو صرف دیکھ لیں آپ آپ سوچیں کبھی ایسے ہی امیجن (Imagine) کریں بس ایک چھوٹا پیارا سا بیٹا ہے بچہ ہے لڑکا ہے دودھ پیتا ہوا بچہ ہے اس کو ایک آکر فوجی اٹھاتا ہے اور اس کا سر قلم کر دیتا ہے؛ دیکھیں سوچنے سے بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں! اور اُن کا معمول تھا یہ کہ بنی اسرائیل کے جو نرینہ اولاد تھے جو بیٹے تھے ان کو قتل کر دیا جاتا تھا اپنے والدین کے آنکھوں کے سامنے اور لڑکیوں کو چھوڑ دیا جاتا تھا یہ فرعون تھا! اللہ تعالیٰ چاہتا تو اٹھا لیتا، فرعون سب سے بڑا کافر اپنے زمانے کا اور بنی اسرائیل اس زمانے کے مومن تھے آزمائش تھی!

سوال: ایک سال ذبح کرتے تھے اور ایک سال چھوڑ دیتے تھے؟

نہیں ایسا نہیں ہے کچھ مختلف اس میں ہے لیکن جو قرآن مجید کی ظاہر آیات ہیں ﴿يُذَبِّحُونَ﴾(البقرة:49): ﴿يُذَبِّحُونَ﴾ کیا ہے؟ بار بار یعنی نہیں چھوڑتے تھے کرتے تھے اور جیسے میں نے بتایا اس کی وجہ تھی کوئی اس نے خواب دیکھا تھا کہ بیت المقدس سے آگ نکلی ہے میرے محل کو اس نے جلا دیا ہے، تو جادوگروں سے پوچھا اس نے انہوں نے کہا وہاں سے ایک جوان آئے گا تمہارے ملک کا خاتمہ اسی کے ہاتھوں ہوگا؛ اس نے کہا ٹھیک ہے!

دیکھیں مقابلہ دیکھیں کہ توبہ نہیں کرنی اگر کوئی عقل صحیح سوچ والا ہوتا اگر کوئی دل انسان رکھتا ہے نا جبکہ پیشنگوئی آگئی تھی اور پتہ بھی تھا کہ میرا خاتمہ ہوگا اور بنی اسرائیل کا ایک لڑکا ہوگا اس کے ہاتھ میرا خاتمہ ہوگا کیا کیا اس نے؟ اللہ تعالیٰ سے مقابلہ کیا پھر اٹھ کر کھڑا ہو گیا، توبہ نہیں کی؛ پتھر دل کو کہاں سے (نعوذ باللہ) توفیق ہوتی ہے؟!

انہوں نے کہا ٹھیک ہے کل سے جو بھی نرینہ اولاد پیدا ہو بنی اسرائیل میں جا کر دیکھو، جاسوس چھوڑ دیئے کہ حاملہ عورت کو دیکھو کون کون حاملہ عورت ہے پتہ چلے گا؛ تو اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی والدہ کے حمل کو چھپایا کسی کو پتہ نہیں لگا بچہ بھی پیدا ہو گیا، پھر پتہ چلا جب تک وہ آئے تو پانی میں ٹوکری میں ڈال کر (دریا میں) بھی اس بچے کو یعنی جیسا کہ قرآن کی آیت میں ہے پھینک دیا (سبحان اللہ): ﴿فَأَلْقِيهِ فِي الْيَمِّ﴾ (پھینک دو پانی میں)(القصص:7)؛ چلا گیا اور جا کر فرعون کا جو محل ہے وہاں پر جا کر رُکا وہاں سے بیوی نے اٹھایا بیوی نے سینے سے لگایا کہ میری اور تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے؛ کہتا ہے نہیں تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "اگر ایک دفعہ کہہ دیتا میری بھی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے کبھی کفر پر نہ مرتا"۔

اسے یہ بھی توفیق نہیں ہوئی ایک دفعہ ہاں کہہ دیتا بس، بیوی نے کہا نا ﴿قُرَّتُ عَيْنٍ لِّي وَلَكَ﴾(القصص:9): کہتا ہے تمہاری، میری کوئی آنکھوں کی ٹھنڈک نہیں ہے؛ ہاں کہنے میں کیا تھا لیکن اُس کی توفیق بھی نہیں ہے دیکھیں! (سبحان اللہ)۔

اور کرتے کراتے جس کو قتل کرنے کے لیے تمام گھروں کو اُجاڑا اور بچوں کو مارا وہ گھر میں پل رہا ہے اُس کے محل میں اُس کی پروٹیکشن (Protection) میں رہ رہا ہے اس سے بڑا کوئی چیلنج ہے؟! دیکھیں ربّ کو کون چیلنج کر سکتا ہے کوئی مقابلہ ہے اس پر ضعیف حقیر فقیر انسان کا؟!

اس کے پیشاب کے دو قطرے رک جاتے تو دیکھتا ہوں فرعون کی کیا طاقت تھی، کیسے کرتا، اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے تندرست تھا طاقت تھی اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اسے۔

دیکھیں فرعون مر گیا ہے فرعونیت آج بھی زندہ ہے، قارون مر گیا ہے قارونیت آج بھی زندہ ہے، نمرود مر گیا ہے نمرودیت آج بھی زندہ ہے، لوگوں میں ہے! عجب ہے کہ بعض کلمہ گو مسلمانوں میں فرعونیت موجود ہے سنگدل لوگ ہیں کوئی ترس نہیں کھاتے کسی پر کرپشن کی انتہا ہے!

اس لیے فکر نہ کریں حساب ربّ نے لینا ہے، یہ جن کا ذکر حدیث میں ہے کہ "عَادُوا حُمَمًا" بالکل انگارے کی طرح ہوں گے؛ اب انسان کا انگارہ کبھی سوچا ہے آپ نے انسان کا انگارہ ہوگا؟! جلتا ہوا انسان ہوگا! لیکن اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جس نے کلمہ پڑھا ہے جس کے دل میں ذرّہ برابر بھی ایمان باقی ہے نا اسے بھی جہنم سے نکال دیا جائے گا۔

یہ تو ہمیں شرم نہیں آتی!

یعنی اُس اَرحم الراحمین کی رحمت کو دیکھیں آپ کتنی وسیع رحمت ہے کہ دنیا میں کبھی کوئی خیر عمل نہیں کیا ہے لیکن اس کلمے نے اور اس دل کے ایمان کے ذرّے نے جہنم کے عذاب سے بچا لیا ہے پھر شرم تو آنی چاہیے کہ نہیں آنی چاہیے؟! اور شرم ہم نے اس وقت دنیا میں کرنی ہے مرنے کے بعد کوئی شرم کا وقت نہیں آتا جب روح حلق تک پہنچی پھر توبہ کے دروازے بند ہیں پھر شرم کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

ابھی اگر کوئی بھی ایسا شخص ہے جو اللہ تعالیٰ سے جنگ پر اُترا ہے نافرمانیوں کی جنگ کر رہا ہے ابھی وقت ہے توبہ کا، ابھی وقت ہے اگر شرم نہیں ہے تو ابھی شرم کریں واللہ وہ اَرحم الراحمین ہے آپ ایک بالشت قریب آ کر تو دیکھیں!

بعض لوگ کہتے ہیں کہ میں نے اتنے گناہ کیے ہوئے ہیں کیا ہوگا میرا؟! میری کہاں بخشش ہوگی میں نے پتہ نہیں کیا کر دیا ہے اس کو لوٹا ہے اس کو مارا ہے اس کو کھایا ہے؟! (سبحان اللہ)۔

آپ ایک بالشت قریب ہو کر تو دیکھیں آپ ربّ سے توبہ کر کے تو دیکھیں اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے:

﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ﴾(الزمر:53): اللہ کی رحمت سے کبھی مایوس نہ ہوں۔

دیکھیں لفظ کیا ہے؟﴿ اَسْرَفُوْا ﴾(اپنے اوپر گناہوں کا اسراف ہے بہت زیادہ گناہ کر چکے ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کبھی مایوس نہ ہوں)﴿اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا﴾(اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے)۔ کب؟ جب توبہ کی جاتی ہے۔

آپ توبہ کرنے والے بنیں اور دیکھیں اللہ تعالیٰ کیسے گناہوں کو مٹادیتا ہے لیکن ہٹ دھرمی ہے توبہ بھی نہیں کرنی ہے مزید گناہ بھی کرنے ہیں اور پھر کہتے ہیں اللہ تعالیٰ أرحم الراحمین ہے! اللہ أرحم الراحمین اُن کے لیے ہے جو اللہ کی رحمت کے مستحق ہیں اُن کے لیے نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ سے جنگ پر اترے ہیں اپنی نافرمانیوں سے (نعوذ باللہ)۔

آج کے درس میں اتنا کافی ہے اگلے درس میں ان شاء اللہ جو اگلا مرحلہ ہے قیامت کے دن کا اس پر بات کریں گے۔

((واللہ أعلم))۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (085.العقیدۃ الواسطیۃ) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio